

چند لمحات کے لیے، چاہے صرف ۱۵، ۲۰ منٹ ہی کیوں نہ ہوں قرآن کریم کی تلاوت و ترجمہ سننے کا موقع فراہم کریں۔ اس عظیم کتاب ہدایت کا سنسنا اور ترجمہ کے ساتھ سننا ان شاء اللہ انھیں قرآن کریم سے قریب کرے گا اور نیچتا وہ نماز بھی با قادری سے ادا کرنے کی طرف راغب ہوں گے۔**واللہ اعلم بالصواب، (ذاکر انیس احمد)**

لڑکیوں کی انٹرنیٹ پر چیتینگ

س: لڑکیوں کا انٹرنیٹ کا استعمال کیسا ہے، اور کیا وہ لڑکوں کے ساتھ chatting کر سکتی ہیں؟ اگر ان کی نیت خالص ہو کہ وہ دین کی باتیں لوگوں تک پہنچائیں تو ایک میں صرف نام اور جنس لکھنی ہوتی ہے اور پھر آپ چیت روم میں داخل ہو جاتے ہیں۔ آواز کا اور چہرے کا بھی مکمل پرداہ ہوتا ہے کیونکہ وہ چیت روم صرف لکھ کر چیتینگ کے لیے ہوتا ہے۔ کیمرہ یا آواز وغیرہ کا کوئی انتظام نہیں ہوتا۔ انٹرنیٹ روم ہوتا ہے جہاں دنیا بھر سے لوگ آن لائن ہوتے ہیں۔ اکثریت تولغواہر نوش گفتگو کرتی ہے، اگر کوئی اسلام کی بات بھی کر دے تو کیا حرج ہے کیونکہ "اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے"۔ کیا مختلف لوگوں سے چیت کر کے ان کو اسلام کی دعوت دی جاسکتی ہے؟ کیا یہ لڑکیوں کے لیے منوع اور حرام ہے؟ کیونکہ اگر یہ فریضہ، بالفرض لڑکے سر انجام دیں تو چیت روم میں مختلف لڑکیاں بھی ہوتی ہیں۔ پھر وہ بھی تو ان سے چیت کریں گے؟ [سائلہ نے متعدد مثالیں دی ہیں کہ اس نے مسلمانوں کو نماز کی ترغیب دی، السلام علیکم کرنے کے لیے کہا، غلط گفتگو کرنے والے کو اس نے مسلمان ہونے کا احساس دلایا، غیر مسلم کو اسلام کے مطالعے کی طرف توجہ دلائی وغیرہ وغیرہ]

ج: آپ کے سوال میں تین پہلو بالخصوص غور طلب ہیں۔ اول یہ کہ کیا انٹرنیٹ کا تعلیمی یا معلوماتی نقطہ نظر سے استعمال درست ہے۔ دوئم کیا نیت پر ایک مسلمان طالبہ یا طالب علم کسی اجنبی فرد سے وہ مرد ہو یا عورت بغیر کسی سابقہ تعارف کے اچاک 'گپ خانے' یا chat home میں

داخل ہو کر اپنا نام یا جنس باتے بغیر گھنٹوں تبادلہ خیال کر سکتی ہے۔ تیسری بات یہ کہ اگر نیت کے ذریعے دعوت دین دی جائے تو کیا ایسا کرنا درست ہوگا؟

جہاں تک انٹرنیٹ حتیٰ کہ 'گپ خانے' میں جا کر دعوت دین دینے کا تعلق ہے، اگر آپ کو یقین ہے کہ آپ کی بات کو بُلی مذاق نہیں سمجھا جائے گا اور اس طرح دوسروں کی اصلاح ہو سکتی ہے، ان تک حق کا پیغام پہنچ سکتا ہے تو بظاہر اس میں کوئی قباحت نظر نہیں آتی لیکن بالعموم چیز ہاؤس میں جس طرح کی گفتگو کی جاتی ہے وہ نہ تو سنبھیدہ کہا جاسکتی ہے اور نہ اخلاقی طور پر اسے قول کیا جاسکتا ہے۔ عموماً جنوں جوان چیز کرتے ہیں۔ وہ معنوی قسم گھر کریا جنسی گفتگو کی تلاش میں اس طرف آتے ہیں اور اس بات کا پورا امکان رہتا ہے کہ کم از کم آپ خود کسی بُری بات میں پہل نہ بھی کریں تو غیر شعوری طور پر آپ تک ایسے پیغامات پہنچتے ہیں جو اخلاقی طور پر ناجائز کہے جاسکتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا، اگر آپ کا تجربہ یہ بتاتا ہے کہ آپ کی بات سنی جائے گی اور اس پر سنجیدگی سے غور ہو گا تو دعویٰ نقطہ نظر سے ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ یہ بات یاد رکھیے کہ آپ کا ہر رحمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امانت ہے اور ہمیں اپنے کانوں، آنکھوں اور قلب تینوں کی جواب دی کرنی ہے۔

جہاں تک تعلق کسی اجنبی سے بات کرنے میں پہل کرنے کا ہے تو دین کا مدعا یہی نظر آتا ہے کہ ایک مسلمان طالبہ کا کسی لڑکی کے ساتھ بات کرنا تو درست ہے لیکن کسی اجنبی لڑکے کے ساتھ تبادلہ خیال کرنے اور اس کام میں گھنٹوں مصروف رہنے کو جائز نہیں کہا جاسکتا۔ یہ ایسا ہی ہے کہ ایک کمرے میں کسی اجنبی کے ساتھ بات چیت کی جارہی ہو۔ اس سے مکمل اجتناب کرنے کی ضرورت ہے۔ شیطان ایسے ہی چور دروازوں سے داخل ہوتا ہے اور پھر آہستہ آہستہ دل سے برائی کے احساس کو مٹا دیتا ہے۔

انٹرنیٹ کا تعلیم و تحقیق کے لیے استعمال غالباً اس دور کے ابلاغی انقلاب کا ایک مفید تھفہ ہے۔ آج اگر آپ کو قرآن و سنت سے کسی حوالے کی ضرورت ہو تو بجائے لا بہریری میں گھنٹوں صرف کرنے کے انٹرنیٹ پر موجود مواد تک چند لمحات میں پہنچ کر طے کیا جاسکتا ہے کہ کون سی معلومات مفید ہیں اور کون سی غیر مطلوب ہیں۔

مسلمان طلبہ و طالبات بجائے چیز کرنے کے اپنے دیب سائٹ قائم کر سکتے ہیں، اور الحمد للہ یورپ و امریکا میں اور مشرق و سطی کے بعض ممالک میں نوجوانوں نے ایسا کیا بھی ہے۔ اس طرح انتہیت کا تعلیمی اور دعوتی استعمال گپ خاتمے کے علاوہ شاید زیادہ موثر طور پر کیا جاسکتا ہے، اور وہ بے شمار غلط فہمیاں ڈور ہو سکتی ہیں جو اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں پائی جاتی ہیں۔ (۱-۱)

نمایز، روزہ: آتش پرستوں کی اصطلاح؟

س: میں ۷۲ سال کا ہوں، لیکن ۵۰ سال کی عمر تک نماز روزے کا اہتمام نہیں کر سکا کیونکہ قرآن یا حدیث میں مجھے نماز، روزہ کہیں نظر نہیں آیا۔ تمام عمر جتوڑی اور قرآن کے گہرے مطالعے سے حقیقت کھلی کہ یہ 'صلوٰۃ' اور 'صوم' ہیں جنھیں ہم نے نماز اور روزے کا نام دیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ صلوٰۃ صرف پانچ وقت کی عبادات نہیں ہے بلکہ قرآن کے مطابق اور بہت کچھ ہے جو سب مل کر اقام الصلوٰۃ بناتا ہے، اور یہ کہ اللہ کی عبادات کو نماز اور روزہ کے مشرکانہ ناموں سے موسم کرنا غلط ہی نہیں بلکہ کفر کے زمرے میں آتا ہے۔ لفظ صلوٰۃ اور صوم صرف اور صرف اللہ کی عبادات کے نام ہیں۔ یہ دونوں لفظ قرآن یا عربی میں کسی اور معنی میں استعمال نہیں ہوئے۔ اسی طرح لفظ نماز اور روزہ صرف اور صرف آتش پرستی کی عبادات کے نام ہیں۔ یہ دونوں لفظ فارسی زبان میں کسی اور معنی میں استعمال نہیں ہوئے۔ چنانچہ صلوٰۃ اور صوم کو نماز اور روزے سے موسم کر کے ہم مسلمان قرآن کی صریح تافرمانی کر رہے ہیں۔ اگر میں غلط فہمی کا شکار ہوں تو صرف قرآن کی سند سے میرے اندیشوں کا مدد ادا کریں۔

ج: اسلام ایک ایسا دین ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور نافذ بھی ہو گیا۔ ایک دنیا کو اس نے محرک کیا، ایک عظیم خلافت را شدہ اور ایک عظیم الشان امت دنیا کے سامنے آئی۔ ۱۵۰۰ سال میں یہ دین ایک نسل کو دوسری نسل سے وراحت میں ملا۔ اگر آپ اس عظیم الشان عمارت